| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

?â?? ?'??'?? ?   ?â?? ?   ?â???   ?â??   ?â???? ? ? ? ?? ????????? ??   ?â???   more...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدائق بخشش میں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کی گستاخی اوراس کے دفاع کی نا کام کوشش

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بریلوی حضرات نے اس اعتراض کا جو جواب دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مظہر اعلیحضرت مولوی حشمت علی رضوی کے بھائی مولوی محبوب علی خان کا یا اعلیحضرت کا اس میں کوئی قصور نہیں یا یہ ان کی گستاخی نہیں بلکہ یہ اشعار ام زرع کے بارے میں تھے حضرت عائشہؓ کے بارے میں نہیں کاتب بد دین تھا اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی طرف ان کو منسوب کر دیا جب مولوی محبوب علی کو اس کا پتہ چلا تو انھوں نے توبہ کر لی اور علماء نے ان کی توبہ کو توبہ شرعی قرار دے دیا لہذا اس سب کے باوجود آپ حضرات کا اعتراض کرنا سراسر تعصب ہے۔

جواب:

اصل میں ہماری معلومات کے مطابق یہ توبہ نامہ تفصیلی فتوے کی صورت میں مفتی مظہر اللہ دہلوی نے ''قرآنی فیصلہ'' کے نام سے شائع کیا۔مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس توبہ نامہ پر تبصرہ کرنے سے پہلے ان گستاخانہ اشعار کا مطلب واضح کر دیا جائے تا کہ ان کی سنگینی کا احساس ہو سکے:

ان کا ایسا تنگ اور چست لباس اور پھر اس پر متزاد سینے کا ابھار ایسا تھا کہ آپ کا پیراہن سر سے کمر تک پھٹنے کے قریب ہے ان کی جوانی کا ابھار مرے دل کی مانند پھٹتا جا رہا ہے اور سینہ اور جسم لباس کی تنگی کی وجہ سے کپڑوں سے باہر ہوتے جا رہے تھے۔(العیاذ باللہ)

بریلوی حضرات کا یہ کہنا کہ یہ کاتب کی غلطی ہے۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔تو مولوی احمد رضا خان کے دفاع میں یہ سب کچھ کہنا سوائے دجل وفریب کے اور کچھ نہیں ہیں۔اس لئے کہ جب یہ مجموعہ شائع ہوا تو برابر ۳۳ سال تک شائع ہوتا رہا لیکن کسی کو خیال نہ آیا کہ یہ اشعار گستاخانہ ہے۔۳۳ سال کا عرصہ کوئی معمولی عرصہ نہیں۔اور نہیں تو کم سے کم مولوی احمد رضا خان کے بیٹوں کی نظر سے تو یہ مجموعہ ضرور گزرہ ہوگا مگر انھوں نے بھی اس عرصہ میں اس پر کوئی تنبیہ نہیں کی۔

پھر غضب خدا کا کہ ۳۳ سال بعد بھی جب گستاخی پر مطلع کیا گیا تو بھی اسے جب دوبارہ شائع کیا گیا تو اس کو اسی طرح شائع کر دیا

گیا اور اس غلطی کی تصحیح نہیں کی گئی۔آخر کار ۳۳ سال بعد جب یہ اشعار اہلسنت کی نظروں سے گزرے اور مطلع ہونے کے باوجود بریلی حضرات نے اسے اسی طرح دوبارہ شائع کردیا تو مسلمانوں نے ہنگامہ کھڑا کردیا اور مولوی محبوب علی کو امامت سے فارغ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

اس کے بعد بریلویوں کو خیال آیا کہ یہ ہم نے کیا کردیا اور بریلی مرکز اور اعلحضرت کے خاندان کی طرف سے مولوی محبوب علی پر شدید دباؤڈالا گیا کہ اگر ان کو اپنی امامت بچانی ہے اور جماعت میں رہنا ہے تو وہ اس گستاخی کو اپنے ذمہ لیکر توبہ نامہ شائع کردیں۔

چنانچہ ۳۳ سال بعد مولوی محبوب علی نے یہ عذر گناہ بدتر از گناہ تراشہ کہ کاتب بد دین تھا غلطی سے چھپ گئی میں اس پر توبہ کرتا ہوں۔

لیکن ہمارا سوال یہی ہے کہ آخر ۳۳ سال تک ان اشعار پر کسی بریلوی نے نکیر کیوں نہ کی۔۔؟؟؟اور جب مسلمانوں کی طرف سے اس پر احتجاج ہوا تب ان کو خیال کیوں آیا۔مفتی مظہر اللہ دہلوی اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ:

اہل سنت کی نظروں سے یہ اشعار یقیناً گزرے لیکن انھوں نے خاموشی اس لئے اختیار کی کہ ان کو بھی پتہ تھا کہ یہ اشعار ہرگز اعلحضرت کے نہیں ہیں۔۔بلکہ کاتب کی غلطی ہیں۔۔اگر میری اس بات کو نہیں مانوگے تو صرف محبوب علی پر کیوں طعن وتشنیع ؟؟پھر سب اہل سنت پر کرو جو اس میں گناہ میں برابر کے شریک ہیں کہ اشعار پڑھ لینے کے بعد بھی انھوں نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔

﴿محصلہ ص۳۹۲،فتاوی مظہریہ،طبع ۱۹۹۹﴾۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ کس طرح اپنے اعلحضرت کو بچانے کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی ناموس کا سودا کیا جارہا ہے کہ خود اقرار ہے کہ یہ اشعار ہم نے پڑھیں تو ہیں لیکن خاموش اس لئے رہے کہ ہم کو بھی معلوم تھا کہ یہ اشعار کاتب کی غلطی ہے۔۔

مجھے کوئی بتائے کہ اگر آج یہی اشعار کوئی مولوی احمد رضا خان کی بیٹی یا بیوی۔۔۔یا کسی بریلوی ملاں کی بہو بیٹی کے بارے میں لکھ کر کسی اخبار یا رسالے یا کتاب میں شائع کردے۔۔تو کیا بریلوی آسمان سر پر نہیں اٹھائیں گے۔۔؟؟کہ ہائے ہائے گستاخی کردی۔۔یا ۳۳ برس تک خاموش رہیں گے۔۔؟؟؟مگر افسوس ام المومنین کی گستاخی پر خاموشی۔کیا سنیوں کی غیرت وحمیت مر چکی ہے۔۔؟؟؟

اگر کل کو کوئی کہے کہ

''میں نے احمد رضا خان کی بیوی کو بازار حسن میں مذکورہ صورت دیکھا اور مست ہوگیا یا سردار احمد کی والدہ یا امجد علی کی ہمشیرہ یا مولوی حشمت علی رضوی کی بیٹی یا ابو البرکات وابو الحسنات کی والدہ یا نعیم الدین مرادآبادی کی بیٹی یا عبد الحامد بدایوانی کی بیوی یا سعید کاظمی کی بیٹی یا احمد یار گجراتی،یا مصطفیٰ رضا خان کی بہن،مولوی الیاس قادری یا عمران عطاری،یا خلیل رانا،مفتی مظہر اللہ دہلوی کی بہنوں بیٹیوں اور بیویوں کو اس حالت میں دیکھا۔۔کہ ان تمام بریلوی ملاؤں کی ماں بہنیں،بیٹیاں سینہ تان کر بازار حسن میں،میں نے گھومتے ہوئے دیکھا اور میں عاشق ہوگیا۔۔

تو بریلوی مردود اس کو برداشت کریں گے۔۔اور یہ خبیث ۳۳ برس تک اس وجہ سے خاموش رہیں گے کہ یہ تو کاتب کی غلطی ہے

کوئی مسلمان اس قسم کی بکواس کسی کی ماں بہن کے بارے میں کیسے کرسکتا ہے۔۔اگرنہیں اور یقیناً نہیں تو تمام کائنات کے سردار کی زوجہ محترمہ کی اس توہین پر مجرمانہ خاموشی۔۔کیوں۔۔؟؟رضاخانیوں کی غیرت کہاں مرگئی تھی۔۔؟؟؟اور اس بےحمیتی پر عشق رسول ﷺ ہونے کا دعوی۔۔۔کیسا۔۔؟؟؟

خردکوجنوں کردیا جنوں کو خرد
جوچاہے آپ کاحسن کرشمہ سازکرے

مفتی مظہر اللہ کے اس قول نے مہر تصدیق ثبت کردی کہ یہ کاتب کی غلطی ہرگز نہ تھی ہماری نظروں سے گزری۔۔۔مگر ہم چپ رہے لیکن جب لوگوں نے احتجاج شروع کیا اور کوئی اور صورت نظر نہ آئی تو کاتب کے سرتھوپ دیا۔

بالفرض اگر یہ تسلیم بھی کرلیا جائے کہ یہ کاتب کی غلطی ہے تو سوال یہ کہ محبوب علی خان کیوں معافی مانگ رہے ہیں۔۔؟؟اصل مجرم تو کاتب ہے کاتب کو سامنے لاؤ اسے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کرو۔۔کہ اس بدذات نے تمام مسلمانوں کی ماں کو اتنی بڑی گالیاں دی۔۔مگر دوسری طرف اصل مجرم کا کہیں نام ونشان ہی نہیں۔۔۔جو اس بات کی **دلیل** ہے کہ کاتب کے سر الزام لگانا سرار جھوٹ اور مکرو فریب ہے یہ اشعار مولوی احمد رضاخان ہی کے ہیں۔۔اور محبوب علی خان چونکہ اپنی جماعت کا بندہ تھا اس لئے گلوخلاصی کیلئے سارا الزام اس کے سرتھونپ دیا۔

یہ کاتب کی غلطی بھی نہیں ہے

آج کل کے بریلوی کہتے ہیں کہ یہ کاتب کی غلطی ہے مگر پروفیسر مسعود کے ابا حضور مفتی مظہر اللہ دہلوی اس کو کاتب کی غلطی ہی تسلیم نہیں کرتے ملاحظہ ہو:

میرے نزدیک زید بھی اس ناپاک الزام سے بری ہے اور کاتب بھی۔﴿۴۰۳،فتاوی مظہری﴾۔

بریلوی حضرات بتائیں کہ جب یہ اشعار نہ مولوی احمد رضاخان کے ہیں نہ محبوب علی کے نہ کاتب کی کارستانیاں تو کیا آسمان سے العیاذباللہ کسی فرشتے نے اترکر اس دیوان میں ان کو شامل کرلیا۔۔؟؟؟۔

آپ حضرت اس بات پر بھی غور فرمائیں کہ اشعار میں ''ان'' کالفظ ہے جو تعظیم کیلئے ہے اور آخر میں ''قبا'' کالفظ ہے جو واحد ہے اگر ان سات مشرکہ عورتوں کے بارے میں یہ کلام ہوتا تو آخر میں ''قبائیں'' جمع کا صیغہ ہوتا مگر ایسا نہیں خود اشعار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ شعر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہی کے متعلق ہیں۔

ایک اور قابل توجہ بات۔۔آپ کہتے ہیں کہ اشعار تو اعلحضرت کے ہیں مگر ام المومنین کے متعلق نہیں۔۔بلکہ ان مشرکہ عورتوں کے بارے میں ہیں مگر مفتی مظہر اللہ دہلوی اس کو اعلحضرت کا کلام ہی شمار نہیں کرتے ملاحظہ ہو:

یہ اشعار ہی احمد رضاخان کے نہیں ہیں

میرے نزدیک تو ان کا تعلق ادنی مشرکہ عورتوں سے بھی معلوم نہیں ہوتا جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے بلکہ مجھ کو مصنف کے یہ اشعار ہی نہیں معلوم ہوتے خدا جانے اس میں کسی اور کی کیا سازش ہے۔﴿فتاوی مظہری،ص ۳۸۷﴾

مفتی مظہر اللہ دہلوی صاحب تو سرے سے اس بات کے قائل ہی نہیں کہ یہ اشعار مولوی احمد رضاخان کے ہیں مگر محبوب علی خان کہتے ہیں کہ:

میں نے پرانی بوسیدہ بیاض قلمی سے بڑی احتیاط سے ان اشعار کو نقل کیا تھا۔﴿ماہنامہ،سنی لکھنو،ذی الحجہ ۱۳۷۴ھ﴾

غور فرمائیں دونوں اقوال میں کس قدر تضاد ہے۔

اعلحضرت کی چلبلی طبعیت

ہوسکتا ہے کہ فاضل موصوف کی چلبلی طبعیت سے ان عورتوں کے حق میں یہ کلام صادر ہوا ہو لیکن وہ ان کو طبع نہ کرانا چاہتے ہوں ۔﴿فتاوی مظہریہ،ص ۳۹۲﴾

یہی مفتی مظہر اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ اشعار اعلحضرت کے نہیں ہیں مگر اب کہتے ہیں کہ چونکہ مولوی احمد رضاخان کی طبعیت چلبلی تھی اس لئے یہ اشعار کہہ تو دئے مگر اس کو طبع نہ کروانا چاہتے ہوں۔۔اس عبارت سے معلوم ہوا کہ فاضل موصوف کی چلبلی طبعیت سے یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ وہ یہ اشعار کہیں۔۔ہاں مگر وہ اس کو طبع نہیں کروانا چاہتے تھے۔۔کیوں۔۔۔؟؟ جواب بالکل صاف ہے کہ پھر جو نزلہ مولوی محبوب علی خان پر گرا وہی مولوی احمد رضاخان پر گرتا اس لئے مولوی احمد رضاخان نے یہ گستاخانہ اشعار کہہ تو دئے مگر کسی مصلحت کی بناء پر ان کو شائع نہیں کروانا نہیں چاہتے مگر بریلویوں کی کم بختی کہ محبوب علی خان نے شائع کردئے۔

اگر یہ گستاخانہ اشعار کہہ بھی دئے تو مسلمانوں کو کیا تکلیف ہے

مفتی مظہر اللہ دہلوی اپنے اعلحضرت کے دفاع میں ناموس صحابہ کا سودا اس طرح اپنے فتوے میں کرتے ہیں:

۔۔اب کونسا اشکال باقی رہ گیا ہے جس کی وجہ سے کہا جائے کہ اس معمولی غلطی کو جو شرعا قابل گرفت بھی نہیں ان کی ذات (یعنی حضرت ام المومنینؓ۔۔از ناقل) معاف نہ فرمائے گی اور فرض کیجئے کہ وہ معاف نہ فرمائیں گی تب بھی مسلمانوں کو اس سے کیا علاقہ کہ یہ معاملہ ایک خطا کار بچہ کا اور اس کی مشفقہ ماں کا ہے۔﴿العیاذ باللہ،ص ۳۸۸﴾۔

قارئین کرام غور فرمائیں کتنی بڑی گستاخی ہے کہ اے مسلمانوں اگر مولوی احمد رضاخان نے یہ یہ بکواس کر بھی دی تو تم کو کیا تکلیف ہے یہ سمجھو کہ ایک خطا کار بچے اور مشفقہ ماں کا معاملہ ہے وہ معاف کردیں گی۔معاف کیجئے گا مفتی صاحب یہ مولوی احمد رضاخان جیسے نتھو خیرے کی مشرکہ ماں کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ سوا ارب مسلمانوں کی ماں کا معاملہ۔۔ہے حضرت عمر فاروق،عثمان غنی و علی اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی عنھم اجمعین کی ماں کا معاملہ ہے۔۔غور فرمائیں کل کو اگر کوئی بد بخت اس سے بھی بڑی بڑی گالیاں ازواج مطہرات کو دے اور جواب میں کہے کہ تمہارا کیا کام میرا اور میری مشفقہ ماں جانے اور دلیل میں یہ فتوی دے تو رضاخانیوں کے پاس سوائے منہ کالا کرنے کے اور کیا رہ جائے گا۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ ایک ہی تو بہ نامہ میں کس قدر تضاد ہے کبھی کہا کہ یہ اشعار ہی **اعلحضرت** کے نہیں ۔۔پھر کہا کہ کاتب کی غلطی بھی نہیں ،پھر کہا کہ نہیں کاتب بے دین تھا اس نے خیانت کی ۔۔جب اس سے بھی کام نہ چلا تو کہا کہ اگر مولوی احمد رضا خان نے ایسا کہہ دیا تو تم کو کیا تکلیف حضرت ام المومنینؓ اور مولوی احمد رضا خان جانے ۔۔معاذ اللہ ۔غرض اس قدر تضاد بیانی خود ان کے جھوٹے ہونے کی **دلیل** ہے ۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر یہ اشعار مولوی احمد رضا خان کے نہیں اور کاتب کی غلطی تھی تو آخر اس مجموعہ کو غائب کیوں کر دیا گیا ہے؟؟؟ ۔۔اور آج یہ بالکل نایاب ہے اور رضاخانی اس کو ایسے چھپائے پھر رہے ہیں جیسے حیض والی عورت اپنے حیض کے چیتھڑے ۔۔بلکہ اب تو رضاخانی اس حصہ کو احمد رضا خان کا کلام ہی شمار نہیں کرتے ۔۔اور حدائق بخشش کے صرف دو حصوں کو تسلیم کرتے ہیں ۔جو اس بات پر **دلیل** ہے کہ اس جھوٹی توبہ سے بھی عوام کو مطمئن نہیں کیا جا سکا اور بہتری اسی میں دیکھی کہ سرے سے اس دیوان ہی کو غائب کر دیا جائے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری ۔

اگر یہ اشعار ام زرع کے بارے میں ہیں تو بھی شدید ترین گستاخی ہے ۔

بریلوی حضرات کی اس یہودیانہ تاویل کو اگر تسلیم کر لیا جائے کہ یہ اشعار حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کے متعلق نہیں تھے بلکہ ام زرع مشرکہ کے متعلق تھے تو بھی نہ صرف حضرت ام المومنینؓ کی شدید گستاخی ہے بلکہ حضورﷺ کی بھی شدید گستاخی ہے کہ مسلم شریف جلد دوم ص ۲۸۷ میں حضورﷺ کا یہ قول موجود ہے کہ

کنت لک کابی زرع لام زرع

میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زرع ام زرع کیلئے

یہاں نبی کریمﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ام زرع سے تشبیہ دی اور اسی ام زرع کے بارے میں مولوی احمد رضا خان یہ گستاخانہ اشعار کہہ رہے ہیں بتاؤ جس عورت کو ام المومنین سے تشبیہ دی جا رہی ہو کیا اس خاتون کے بارے میں اس قسم کی فحش گوئی کرنا درست ہے معذرت کے ساتھ میں اگر کہوں کہ مولوی احمد رضا خان کی بیٹی ایسی ہے ۔۔جیسے لاہور کی کوئی طوائف ۔۔مولوی الیاس قادری کی بیوی کے سینے کے ابھار اس طرح ابھرے ہوئے ہیں جیسے فلاں عورت کے جس کی وجہ سے میرا سینہ پھٹا جا رہا ہے ۔۔بتائے یہ بکواس ہم نے مولوی احمد رضا خان یا مولوی الیاس قادری کی بیٹی یا بیوی کے متعلق نہیں کی ،بلکہ اس قسم کی عورت سے تشبیہ دی تو کیا یہ ان کی شدید توہین نہیں ۔۔۔؟؟؟تو پھر جس خاتون کو سرور کائناتﷺ اپنی محبوب زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے تشبیہ دے ۔۔آخر اس کے بارے میں اس قسم کے آوارہ ذہن اشعار کہنا گستاخی کیوں نہیں ۔۔؟؟؟

اس سے بڑھ کر اس صورت میں محمد مصطفیٰﷺ کی شدید گستاخی ہے یعنی ام زرع کا جو واقعہ حدیث میں آیا اس کو مولوی احمد رضا خان ان اشعار میں پیش کر رہے ہیں گویا یہ سب الفاظ کے اس کے سینے ۔۔اس کے ابھار اس کے پاجامے ۔۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد ۔محمد مصطفیٰﷺ بیان کر رہے ہیں اور مولوی احمد رضا خان ان کو اشعار میں ڈھال رہے ہیں ۔۔استغفر اللہ ۔۔غور فرمائیں

پہلے تو صرف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی گستاخی کی بات تھی اس تاویل کی صورت میں معاذ اللہ حضور ﷺ کی کتنی بدترین گستاخی ان بدبختوں نے کردی۔۔غور فرمائیں۔

الغرض یہ جواب نہیں بلکہ گستاخی درگستاخی ہے۔۔اللہ پاک ہدایت دے۔

ضروری اطلاع ۔ کوئی صاحب بلا اجازت مرتب قصد طبع نہ فرمائیں۔

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

الحمد للہ المنان یہ وہ دیوان ہے جس کی ہر سطر مروارید فصاحت کی سلک آبدار جس کا ہر مصرع گلہائے بلاغت کا خوشنما ہار جلد ہر لفظ عمدہ پاکیزہ زیور حسن سے آراستہ حقیق صوری و معنوی کا دریا خوبی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا بحر محبت محبوب رب العزت کو کمال جوش و خروش میں لانے والا جان شاہ ان سید عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مست رجحود بنانے والا سبحان اللہ یہ وہ دیوان ہے جس کی نظیر عالم میں مفقود سراپا محمود و مسعود

مسمّیٰ باسم تاریخی

حدائق بخشش

۱۳۲۵ھ

حصہ سوم

از نتائج طبع رسائے سرآمد فصحاء و بلغاء استاذ الشعراء سید المحققین واقف رموز خفیہ و جلیہ کاشف عقدہ ہائے مشکلات ہر علم و فن عالم ہمہ دان مرجع العلماء تاج الکملاء محی الملۃ والدین شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدد اعظم دین و ملت [illegible] مولوی مفتی حافظ قاری شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خان صاحب سنی حنفی قادری برکاتی آل رسولی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔

مرتبہ

فقیر سگ رضوی ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفر اللہ لہ مفتی اعظم ریاست پٹیالہ

بفرمائش

مولانا مولوی حافظ قاری سید محمد نور الحق صاحب قادری برکاتی قاسمی و محبان سنیت جناب حاجی ہاشم حاجی اجمال صاحب قادری و جناب حاجی آدم جی حاجی اجمال صاحب قادری برکاتی قاسمی گونڈل و حاجی ابوبکر حاجی احمد قادری برکاتی قاسمی بمبئی و جناب منشی مصطفیٰ خاں صاحب قادری برکاتی قاسمی زید مجدہم

مقام اشاعت: کتب خانہ اہلسنت ۔ جامع مسجد ۔ ریاست پٹیالہ

تعداد ۱۰۰۰ ۔ مجریہ ۔ مرکزی جماعت اہلسنت مارہرہ شریف ۔ ضلع ایٹہ ۔ قیمت ۱۲؍

انھیں کے واسطے شایاں ہے اَلَّذِیْنَ مَعَہٗ
وہ جوش بحر معیت رہا کہ حد نہ کنار

ملا ہے نشو و نما گلبن حجاز کے ساتھ
رہی ہے تا دم آخر حضوری دربار

نہ چھوڑا بعد فنا بھی نبی کے قدموں کو
اٹھینگے دست بدست جناب روز شمار

الٰہی چاروں خلیفہ کا صدقہ اِغْفِرْ لِیْ
طفیل سید عالم قِنَا عَذَابَ النَّار

۱۹	مقطع دستیاب نہ ہوا	۴۳

قصیدہ در مناقب شریفہ ام المومنین محبوبۂ سید المرسلین حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آج فردوس میں کس کان حیا کا ہے گزر
حکم ہے سبزہ بیگانے کو باہر باہر

بخیہ تار نگہ و سوزن مژگاں سے کریے
آج آنکھوں میں ہے اک طفل حیا کی نظر

نہ اٹھے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ
ہے یہ خود بینی خدا بینی کی جانب منجر

پتلی اندھار بتا سب ہیں فلک سے شفاف
سات پردے ہیں نمائش کے چل سلی مجھ پر

مردم دیدہ نظر بند ہیں اب لے کے عصا
پہرہ دیتا ہے دنبالۂ سرمہ در پر

عجب ہیں جو بے پردہ عنادل ہیں وصلِ چمن
شرم سے لیتی ہیں دامان صبا اب منہ پر

چلمنیں چھوڑ دو پلکوں کی چکیں ڈالدو جلد
کہہ دو مردم کو کہ دامان نگہ لیں منہ پر

نیل ڈھل جائے گا آنکھوں کا فلک ورنہ ہے
وا اگر یوں ہی رہی آج بھی چشم اختر

آنکھیں ہو جائینگی اے ماہ جہاں دیدہ سپید
چشم بد دور ہوا تو بھی بہت شوخ نظر

گرچہ دست ہوس دہر سے دامن ہے بری
مگر آوارہ ہر جا ہے عروس خاور

روح معشوقہ بے عشق بھی یہ اب دخل نہیں
بار پائے مرے آغوش بدن میں لے کر

شوخ دیدہ کو رکھیں اہل چمن آنکھوں میں
نرگس از بس ہے پریشان نظری کی خوگر

خاک اڑاتی پھری آوارہ ہر دشت و چمن
اب حضوری کی ہوا سر میں ہے اے باد سحر

خدمت گشت معاف آج رہے گوشہ نشین — حکم سرکار ہے او بندۂ داغی قمر
رو نشیں آئنہ چرخ آئنہ پر تو کا ہجوم — سما اشجار شجر ہیں نہ اشجار شجر
غم صیاد سے فارغ ہیں عنادل کیسا — سب زمیں آئینہ ہے دام چھپیگا کیونکر
عکس باہم سے عجب لطف صفائے یکجا — سبز ہیں لالۂ و گل سبزۂ و اوراق اثمر
یہ بنا تخت زمرد وہ بنا افسر لعل — واہ کیا سبزۂ و گل نے ہیں دکھائے جوہر
حور رویت کے لئے شوق سے آنکھیں ملیں — اسی سرکار کی مملوک ہے حوض کوثر

علیحدہ

تنگ و چست اُن کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار — مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت — کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینۂ و بر
خوف ہے کشتی ابرو نہ ہے طوفانی — کہ چلا آتا ہے حسن اُن کی صورت بڑھ کر
جامہ کس قصد سے اوڑھا تھا کہاں جا پہنچا — راہِ نزدیک سے ہو جانب تشبیب سفر
تنِ اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو — سورۂ نور ہو سر پہ گہر آمان معجر
یا جُڑا کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا — گلبنی کے در آویزۂ گوش اطہر
ہیں کہاں ماں نہیں سرکار کی عفت حرمت — کہہ دو مجرے کو بڑھیں پھولوں کا گہنا لیکر
چمن قدس کے بیلے کا جبیں پر جھپکا — نخل اشہب کی چنبیلی ہے گلے کا زیور
باغ تطہیر کی کلیوں سے بنائیں کنگن — آیۂ نور کا ماتھے پہ منور جھومر

علیحدہ

با نوا تیرا سراپردہ عفت و رفیع — جس میں بے اذن نہ ہو روح قدس کو بھی گزر
بس کے جو حضرت شہ دلہن نہیں دوسرا کا — شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنارا اطہر